بشم یہوواہ خانون وراخنوم

عبادتی اور تعظیمی سجدہ

کتاب مقدس کے اردو ترجمہ میں سجدہ اور تعظیم کے ایک سے استعمال پر ہونے والی تنقید کا جائزہ اور تجزیہ

تحقیق وتالیف

وقار آرئین خان

مسیحی اور غیر مسیحی حلقوں میں اکثر لفظ سجدہ اور تعظیماً جھکنے کو لیکر مختلف طرح کی حیل وحجت پائی جاتی ہے، مسیحیت میں ایک حلقہ چند ایک حوالاجات کی بنیاد پر بُتوں کے آگے جھکنے کو جسٹی فائی کرتے جاتا ہے۔ اس حلقے کے مطابق چونکہ کتابِ مقدس میں نا صرف فرشتوں کو ''سجدہ'' کیا گیا ہے، بلکہ انسانوں کے سامنے بھی تعظیماً جھکا جاتا رہا ہے، سو ایسے میں اُن کا مُجسمات کے سامنے جھکنا کسی بھی طور پر بُت پرستی نہیں بلکہ وہ اس امر سے بری الزمہ ہیں۔ زیرِ نظر تحریر میں ہم اس مضمون پر کتاب مقدس، اسکے متن اور اسکی ثقافت کے ساتھ ساتھ دیگر معاشروں میں اسکے استعمال کے تحت تحقیق کر کے اس ابہام کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

● اشتقاقیت

اردو زُبان میں رائج لفظ سجدہ عربی سے مشتق ہے، اس لفظ کے اردو اور عربی میں ایک سے معنی اور استعمال موجود ہے۔ لفظ سجدہ کے معنی اردو لغت کے مطابق، پیشانی زمین پر ٹیکنا، سر جُھکانا، خدا کے آگے سر جُھکانا وغیرہ کے ہیں۔ اس ہی طرح عربی کی لغت عربی جڑ سجد کے معنی ،سر جُھکانا (تظیماً یا عبادۃً) سجدہ کرنا کے بیان کرتی ہے۔ عربی لفظ سِجد کی اصل لسانیات کے علما عبرانی اور ارامی زبان میں پائے جانے والے لفظ סגד صگد (مقابلہ کریں عربی سِجد) کو قرار دیتے ہیں۔ اس ہی مادہ سے لفظ مسجد بنا ہے یمنی یہودی اپنے عبادت خانہ کیلیے یہ ہی عربی لفظ استعمال کرتے ہیں، نیز سجد (صگد) نامی عید بھی مناتے ہیں۔ لفظ صگد کتاب مقدس کے عبرانی متن میں استعمال نہیں ہوا ہے۔ کتابِ مقدس کا عبرانی متن שתחוה (شخا) استعمال کرتا ہے، یہ بھی عربی اور اردو کے لفظ سجدہ کی طرح وسیع المعنی لفظ ہے، یہ خود میں تعظیم اور عبادت دونوں کے مفہوم خود میں سموئے ہوئے ہے۔ کتابِ مقدس کی عبرانی لغت کے مطابق اس لفظ کے معنی خود کو حلیم یا خاکسار ظاہر کرنے اور خدا یا معبود کے سامنے جھکنے ماتھا ٹیکنے (سجدہ) کرنے کے ہیں۔ (مذید دیکھیں کتابِ مقدس میں عبرانی لفظ شخا کا استعمال)

● معاشرتی استعمال

سجدہ کا مفہوم ہر معاشرہ میں قریباً قریباً ایک سا ہے۔ ہر معاشرے ہر تہذیب میں سجدہ سے مراد اپنے سے اعلیٰ ہستی کی تعظیم بجالانا کی رہتی ہے، یہ تعظیم عبادتی نیت سے ہے یا پھر عزت، لگاؤ یا ڈر کی نیت سے اسکا اندازہ لگانا مشکل نہیں حالات وواقعات کو مدِ نظر رکھ کر اس امر کو بآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔ عزیز قاری نا صرف کتابِ مقدس کی قدیم ثقافت بلکہ کرہ ارض پر بسنی والی مختلف اقوام اور انکی تہذیب پر نظر دھوڑانے سے بھی ہم کتابِ مقدس میں استعمال ہونے والے الفاظ کے پیچھے چھپے ہوئے ثقافتی مفہوم اور معنی کو سمجھ سکتے ہیں۔ ہم اپنے قریب وجوار سے شروع کرتے ہیں سجدہ تعظیماً اور سجدہ عبادتی کی بہترین مثال ہمیں اپنے پڑوسی ملک ہندوستان میں آسانی سے مل جاتی ہے۔ آشر باد لینے کی خاطر بڑے بزرگوں، والدین، اساتذہ، معتبرین وغیرہ کے سامنے جھکنا ہندوساتی ثقافت کا وہ پہلو ہے جس سے آج اقوامِ عالم فلموں اور ڈراموں کے سبب واقف ہوا چاہتی ہیں۔ آشر باد کے علاوہ ہندوستانی احوال پُرسی (Greeting) کیلئے بولا جانے والا لفظ نمستے بھی تعظیم وعبادت میں فرق کو ظاہر کرنے کیلیے بہترین مثال ہے، نمستے کے لغوی معنی پاؤں پڑنا، پاؤں میں جھک جانا، راہ میں بچھ جانا وغیرہ ہیں۔ اس لفظ کو بولتے ہوئے عموماً ہندوستانی ہاتھ باندھ کر اور گردن اور کمر میں تھوڑا اسے خم پیدا کر کے جھکتے ہیں، یہ خاکساری یا حلیمی کی علامت ہے مخاطب کو یہ باور کروایا جاتا ہے کہ خطیب نے اسکا استقبال دل وجان سے کیا ہے اور وہ اسکے استقبال میں جھکنے، بچھنے،

پاؤں میں پڑنے کو بھی تیار ہے۔ اس لفظ میں عبادتی مفہوم بھی موجود ہے لسانیات کے علما اس لفظ کے معنی ''میں آپ میں موجود الٰہی ہستی کے سامنے جھکتا ہوں'' بتاتے ہیں، تاہم سناتن دھرم کی تصورِ خدا کو مدِ نظر رکھ کر بھی گر اسکو دیکھا جائے تو اس لفظ میں بھی اپنے سے اعلیٰ ہستی کی تعظیم بجالانے کا مفہوم نظر آتا ہے۔ ہندوستان کی سرزمین پر بسنے والی مختلف تہذیبوں میں تعظیما جھکنے اور عبادتی سجدہ میں فرق موجود ہے۔ مرٹھا اور راجستانی تہذیبوں میں بھی ہم تعظیماً جھکنے کی مثالیں تلاش کر سکتے ہیں، مغلیہ دربار میں بھی ہمیں تعظیماً جھک کر آداب بجالانے کے طور طریق بنا کسی دقت کے ملتے ہیں۔ ہندوستان کے گردونوع مثلاً بھوٹان، نیپال، سری لنکا ، چین، جاپان، انڈونیشا اور تھائی لینڈ وغیرہ میں بھی اس ہی طرح کی تسلیمات (Greetings) کا استعمال ملتا ہے۔ چین اور جاپان میں ہاتھ ملنے کے بعد سر کو مناسب حد تک جھکا کر احوال پُرسی کرنا، تھائی لینڈ اور انڈونیشا میں وائی (Wai) نامی Greeting جس میں دونوں ہاتھوں کی ہتھلیوں کو جوڑ کر سر کو سینہ تک جھکایا جاتا ہے رائج ہے، یہ ہندوستانی نمستے (پرنام، نمشکار) سے کافی حد تک ملتا جُلتا طریقہ کار ہے۔ اس ہی طرح مارشل آرٹس کے بہت سی قبیل مثلاً تائی کوانڈو، جوڈو کراٹے، کک بکسینگ وغیرہ میں بھی تعظیماً جھک کر مخالف فریق کو عزت دینے کی مثال عام ہے ۔

● بائبلی (عبرانی) ثقافت میں

عبرانی ثقافت میں بھی جھک کر احوال پُرسی یا استقبال وغیرہ کرنا عام بات ہے، کتابِ مقدس میں اس کی ہمیں کئی مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً : جنابِ ابرہام کا تین مردوں کے سامنے جھکنا (پیدائش ۱۸:۲) جناب لوط کا فرشتوں کے سامنے جھکنا (پیدائش ۱۹:۱) وغیرہ وغیرہ۔ یاد رہے کتابِ مقدس محض ایک مخصوص وقت میں لکھے جانے والی کتاب نہیں اسلیئے ہمیں اس کتاب میں کئی سو سالوں پر مشتمل ثقافتی ارتقا کے بہترین نمونے ملتے ہیں، مستوپتامیہ سے لیکر فارسی، یونانی اور رومی دورِ حکومت کے واقعات کے گرد گھومتی بائبلی (عبرانی) ثقافت میں ہمیں جھک کر تعظیم کرنے کی بھی بہت سی مثالیں ملتی ہیں۔ مثلاً: جناب ابرہام کا ملکِ کنعان کے لوگوں کے سامنے آداب بجالانا اور سجدہ کرنا (پیدائش ۲۳:۱۱) یعقوب بن اضحاق کا اپنے بھائی عیسو کے سامنے سات بار جھکنا (پیدائش ۳:۳۳) یوسف بن یعقوب کے سامنے اسکے بھائیوں کا جھکنا (پیدائش ۴۳:۲۶ / ۴۳:۲۸) جناب داود کا یونتن کو تعظیما سجدہ (۱ سموئیل ۲۰:۴۱) یوآب کا بادشاہ کو تعظیماً سجدہ (۲ سموئیل ۱۴:۲۲) ابی سلوم کا بادشاہ کے سامنے تعظیماً سرنگوں ہونا (۲ سموئیل ۱۴:۳۳) ناتن نبی کا بادشاہ کو تعظیما سجدہ (۱ سلاطین ۱:۲۳) اودنیا کا سلیمان بادشاہ کو اطاعت قبول کرنے کے طور پر تعظیماً سجدہ (۱ سلاطین ۱:۵۳) سلیمان بادشاہ کا اپنی ماں ملکہ بیت سبع کی دربار آمد پر تعظیماً جھکنا (۱ سلاطین ۲:۱۹) اخسویرس بادشاہ کے ملازمین اور رعایا کا ہامان کے سامنے شاہی فرمان کے تحت تعظیماً جھکنا (آستر ۳:۲) وغیرہ وغیرہ۔۔۔

ان تمام حوالہ جات میں تعظیم وتکریم کا مفہوم موجود ہے تاہم اس میں کوئی شک نہیں کہ جس عبرانی لفظ کا ترجمہ مندرجہ بالا حوالہ جات میں کیا گیا ہے وہ عبادتی اور تعظیمی دونوں طرح کے مفہوم رکھتا ہے بلکہ ویسے ہی جیسے اردو زبان میں رائج عربی لفظ سجدہ خود میں سموئے ہوئے ہے۔

عبرانی لفظ שחה کے مختلف تراجم

عبرانی لفظ شحنا کا اردو ترجمہ میں مختلف الفاظ کے ساتھ استعمال کر کے اس لفظ کے وسیع مفہوم کو ادا کرنے کی کوشش کی گی ہے۔ اِس لفظ کا اردو ترجمہ کتاب مقدس **جھکا** (پیدائش ۱۸:۲ / ۱۹:۱) **آداب بجالایا** (پیدائش ۲۳:۱۱) **سجدہ** (پیدائش ۲۳:۱۱) **کورنش بجالا کر** (خروج ۱۸:۷) **سر جھکالیا** (گنتی ۲۲:۳۱) **پوجا اور پرستش** (استثنا ۱۷:۳) **زمین پر سرنگوں** (۱ سموئیل ۱۴:۳۳) **پوجنے کیلے** (یعسیاہ ۲:۲۰) **پرستش** (یعیساہ ۲۷:۱۳) **پوجا** (یعیساہ ۳۷:۳۸) وغیرہ وغیرہ۔۔۔

حاصل تحریر

تعظیما جھکنے کی مثالیں ثقافتی اور معاشرتی اعتبار سے اپنے سے بڑوں کی عزت، اپنے سے معتبر شخصیات کی تعظیم وتکریم، اعلی وارفع حضرات کے رعب کے تحت اور ماتحتی ظاہر کرنے کیلے، شاہی یا حکومتی فرمان کی اطاعت بجالاتے ہوئے کسی بُت مجسمہ یا زندہ شخص کی تعظیم وتکریم کرنے کیلے، مخالف حریف کو عزت دینے اور مختلف قبائل میں استقبال وغیرہ کے اظہار پر مشتمل ہیں۔

تعظیماً جھکنے سے مراد سامنے والے کا خود سے اعلی، معتبر، بلند و بالا اختیار قبول کرنا ہے، اس میں عزت کی نیت اور خوف کی نیت دونوں شامل ہیں۔ سو ایسے میں اگر کوئی یہ کہے کہ ہم مجسمات کے سامنے پرستش یا عبادت کیلئے نہیں بلکہ تعظیم کیلے جھکتے ہیں تو دراصل وہ ان بے جان و بے ضرر مجسمات کو خود پر اعلی وارفع جان کر انکا اختیار قبول کرر ہے ہیں اور یہ ہی عمل بُت پرستی کی ابتداء ہے۔ آپکا ان مجسمات کو چنی پہنانا، انکے سامنے موم بتی جلانا، انکے سامنے اپنی دعائیں اپنی مناجات رکھنا آپ کی اس تعظیم کو عقیدت میں تبدیل کر رہی ہے جس میں آپ ان مجسمات کا خود پر معتبر اختیار قبول کر کے انکو شافی کا درجہ دے رہے ہیں، اور یہ کتابِ مقدس کے تحت شرک یعنی خدا کی ذات کے ساتھ ان بے جان اور بے ضرر مجسمات کو شریک کرنے اور غیر معبودوں کی عبادت کرنے کے مترادف ہے۔

پیشکش

MASHIACH
THEOLOGICAL VIEW
مَشِیاخ تِھیولاجِیکل وِیو